حضرت زینب ع کا ایک عظیم خطبہ

دربار یزید لع میں طاغوتیت کے پرخچے

عماد العلماء علامہ سید محمد رضی صاحب قبلہ مجتہد

یزید بن معاویہ کا بھرا ہوا دربار ہے جہاں رؤساء ملک اور امراء سلطنت، مختلف مملکتوں کے سفراء کا کثیر مجمع ہے۔ نوسو سنہری کرسیاں ممتاز درباریوں کے لئے مخصوص ہیں۔ یہ سب کرسیاں بھری ہوئی ہیں۔ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر لوہے میں غرق سپاہی پہرے پر معین ہیں۔ طاغوتیت اور ظلم کا مجسمہ، یزید سر سے پیروں تک جواہر میں ڈوبا ہوا، زریں تخت پر متمکن ہے اور شراب کے نشہ میں جھوم جھوم کر کہہ رہا ہے:

لَعِبَتْ هَاشِمُ بِالْمُلْكِ فَلاَ
خَبَرٌ جَاءَ وَلَا وَحْىٌ نَزَلَ

بنی ہاشم تو ملک و دولت کا بس ایک کھیل کھیلے تھے۔ نہ کوئی آسمان سے خبر آئی تھی اور نہ کوئی وحی نازل ہوئی تھی۔ اسی سجے اور بھرے ہوئے شام کے مشہور دربار کے ایک گوشہ میں یزید کے سامنے ذریت خاتم المرسلین ؐ رسی میں جکڑی ہوئی نظر آرہی ہے۔۔ یزید مخمور نگاہوں اور مغرور اشاروں سے درباریوں کا جائزہ لے رہا ہے۔

قیدیوں کی اسی صف میں یادگار سیدہ ؑ، نور نگاہ علیؑ مرتضیٰ، جان ودلِ محمد مصطفیٰ، خاتون کربلا حضرت زینب کبریٰ ؑ بھی ہیں مگر چہرۂ اقدس سر کے بالوں سے چھپائے ہوئے بازو رسن بستہ، پشتِ مبارک تازیانوں سے سیاہ لباس پر گرد وغبار کی کوئی حد نہیں۔ یزید، قیدی خاندان نبوت کو انتہائی سرکش، فاتحانہ اور پُرنخوت نگاہوں سے دیکھنے لگا اور اپنی چھڑی سے دندانِ حسین ؑ کے ساتھ بے ادبی کا ارتکاب کرنے لگا۔

عین اسی وقت شیر خدا کی بیٹی اور شہید کربلا کی بہن حضرت زینب ؑ کی آواز سے دربار کا ذرہ ذرہ کانپنے لگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

تمام حمد وثنا صرف اللہ کے لئے ہے اور اس کی رحمت اس کے رسول ؐ اور ان کی تمام اولاد پر۔

صَدَقَ اللّٰهُ كَذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ اَسَاؤُا السُّوْءَ اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰاتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِؤُنَ۔

خدا نے بے شک صحیح فرمایا ہے جن لوگوں نے برے اعمال کئے ہیں ان کا نتیجہ برا ہی ہے کیونکہ انھوں نے خدا کی نشانیوں کی تکذیب کی ہے اور ان کا مذاق اڑایا ہے۔

اَظَنَنْتَ يَا يَزِيْدُ حَيْثُ اَخَذْتَ عَلَيْنَا اَقْطَارَ الْاَرْضِ وَاٰفَاقَ السَّمَاءِ وَاَصْبَحْنَا نُسَاقُ كَمَا تُسَاقُ

الْاُسَارٰیٰ اَنَّ بِنَا عَلَی اللّٰہِ ھَوَاناً وَبِکَ عَلَیْہِ کَرَامَۃً وَاِنَّ ذَالِکَ لِعَظْمِ خَطَرِکَ عِنْدَہٗ؟ فَشَمَخْتَ بِاَنْفِکَ وَنَظَرْتَ فِی عِطْفِکَ جَذْلَانَ مَسْرُوْراً حَیْثُ رَاَیْتَ الدُّنْیَا لَکَ مُسْتَوثِقَۃً وَالْاُمُوْرَ مُتَّسِقَۃً حِیْنَ صَفَالَکَ مُلْکُنَا وَسُلْطَانُنَا۔

اے یزید تو نے زمین وآسمان کو ہم پر تنگ کر دیا اور ہمیں کوچہ وبازار میں اس طرح پھرایا گیا جیسے کنیزوں اور غلاموں کو در بدر پھرایا جاتا ہے تو کیا تجھے یہ گمان ہے کہ اس سے خدا کی بارگاہ میں ہماری عزت میں کوئی کمی آ گئی اور کیا یہ اس وجہ سے تھا کہ خدا کی جناب میں تجھے عظمت وشرف حاصل ہے جس کی بنا پر تجھ کو غرور ہو گیا اور تو نے تکبّر وخود پسندی سے کام لیا اور اس پر تو بڑا خوش تھا اُس وقت جب تو نے دیکھ لیا کہ دنیا تیرے قبضہ میں آ چکی ہے اور تیرے تمام امور منظم ہیں اور ہمارا ملکی اقتدار تجھے مل گیا ہے۔

فَمَہْلاً مَہْلاً (لَا تَطِشْ جَھْلاً) اَنَسِیْتَ؟ قَوْلَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنَّمَا نُمْلِیْ لَھُمْ خَیْرٌ لِاَنْفُسِھِمْ اِنَّمَا نُمْلِیْ لَھُمْ لِیَزْدَادُوْا اِثْمًا وَلَھُمْ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ۔

اے یزید معاملات کو سمجھنے میں جلدی نہ کر۔ کیا خدا کا ارشاد تو نے بھلا دیا۔ کفر اختیار کرنے والے یہ نہ سمجھیں گے کہ جو کچھ بھی ہم نے انھیں مہلت دے دی ہے وہ ان کے لئے بہتر ہے ہم نے تو ان کو صرف اس لئے مہلت دی ہے کہ وہ جس قدر گناہ کر سکتے ہوں کر لیں اور آخر میں ان کے لئے رسوا کرنے والا عذاب موجود ہی ہے۔

اَمِنَ الْعَدْلِ یَابْنَ الطُّلَقَاءِ تَخْدِیْرُکَ حَرَائِرَکَ وَاِمائَکَ وَسَوْقُکَ بَنَاتِ رَسولِ اللّٰہِ سَبَایَا وَقَدْ ھَتَکْتَ سُتُوْرَھُنَّ وَاَبْدَیْتَ وجوھَھُنَّ تَحْدُوْا بِھِنَّ الْاَعْدَاءُ مِنْ بَلَدٍ اِلٰی بَلَدٍ وَیَسْتَشْرِفُھُنَّ اَھْلُ الْمَنَاھِلِ وَالْمَنَاقِلِ وَیَتَصَفَّحُ وُجُوھَھُنَّ الْقَرِیْبُ وَالْبَعِیدُ والدَّنِیُّ وَالشَّرِیْفُ لَیْسَ مَعَھُنَّ مِنْ رِجَالِھِنَّ مِنْ وَلِیٍّ وَلَا مِنْ حُمَاتِھِنَّ حَمِیٌّ۔

اے یزید! اے آزاد کردہ غلاموں کی اولاد۔ کیا یہی عدل وانصاف ہے کہ تو نے اپنی ازواج اور کنیزوں کو پردے میں رکھا ہے اور رسول اللہ کی بیٹیوں کو قید میں کوچہ وبازار میں پھرایا اور ان کے سروں سے چادریں اتروائیں جنھیں دشمن شہر بہ شہر اور دیار بہ دیار پھراتے ہیں۔ آبادیوں اور راستوں میں ان نامحرموں کی نظریں پڑتی ہیں۔ ان مخدرات عصمت وطہارت کا ان کے خاندان کے مردوں میں سے کوئی ولی وسرپرست موجود نہیں ہے اور نہ ان کا کوئی حمایت کرنے والا زندہ بچا ہے جو ان کی مدد کرے۔

وَکَیْفَ یُرتَجیٰ مُرَاقَبَۃُ مَنْ لَفَظَ فُوْہُ اَکْبَادَ الْاَزْکِیَاءِ وَنَبَتَ لَحْمُہٗ مِنْ دِمَاءِ الشُّھَدَاءِ وَکَیْفَ یُسْتَبْطَاءُ فِیْ بُغْضِنَا اَھْلِ الْبَیْتِ مَنْ نَظَرَ اِلَیْنَا بِالشَّنَفِ؟! وَالشَّنأنَ وَالْاَحَنَ وَالْاَضْغَانَ۔

اور اب اس شخص سے ذریت نبیؐ کی حفاظت کی امید کس طرح کی جا سکتی ہے جس کے دہن نے طیبین وصالحین کے جگر چبا کر پھینک دیئے ہوں اور جس کا گوشت شہیدوں کے خون سے پیدا ہوا اور بڑھا ہو اور جو ہماری طرف ہمیشہ

عداوت اور کینہ پروری سے دیکھتا ہو۔ اس سے کیونکر یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ ہمارے لئے بغض وعداوت میں سستی کرے گا۔

ثمّ تقولُ غیرَ متاثّمٍ و لا مستعظمٍ:

لَاَھَلُّوا　وَاستَھَلُّوا　فَرحاً
ثُمَّ　قَالُوا　یَا　یزیدُ　لَا　تَشَلْ

مُنحَنِیًا علیٰ ثَنَایَا اَبِیْ عَبدِاللّٰہِ سیّدِ شَبَابِ اَھْلِ الجَنَّۃِ تَنکُتُھَا بِمِخْصَرَتِکَ وَ کَیفَ لَا تَقولُ ذَالِکَ وَلَقَدْ نَکَأتَ القُرحَۃَ واستأصَلتَ الشَّافَۃَ بَارِاقَتِکَ لِدِمَاءِ ذُرِّیَّۃِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَ نُجومِ اَھلِ الاَرْضِ مِن آلِ عَبدِالمُطَّلِبِ وَتھتِفُ بِأَشیاخِکَ زَعَمتَ اَنَّکَ تُنادِیھِمْ فَلَتَرِدَنَّ وَشِیکاً مَوْرِدَھُمْ وَلَتَوَدَنَّ اَنَّکَ شَلِلْتَ وَبکِمْتَ وَلَمْ تَکُنْ قُلْتَ مَاقُلْتَ وَ فَعَلْتَ مَافَعَلْتَ۔

اور ان تمام باتوں کے بعد بھی تیری یہ جرأت ہے اور تو یہ کہتا ہے۔ کاش! میرے وہ بزرگ زندہ ہوتے جو بدر واحد میں مارے گئے تھے اور میرے اس زمانے کو دیکھتے تو خوشی کے مارے پھولوں نہ سماتے اور کہتے کہ اے یزید تو نے یہ بڑا کارنامہ انجام دیا ہے۔ خدا تیرے ہاتھ شل نہ کردے۔ یہ کس قدر بڑا گناہ اور کتنی بڑی بات ہے تجھے اس کا شعور نہیں ہے کہ تو نے کیسے عظیم گناہ کا ارتکاب کیا ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ بکواس بھی جب کہ تو اپنی چھڑی سے سردار جوانان جنت حضرت ابوعبداللہ الحسین کے دندان مبارک کے ساتھ بے ادبی بھی کر رہا ہے۔

اے یزید! تجھے تو یہ کہنا ہی چاہئے تو نہ کہے گا تو اور کون کہے گا۔ اس لئے تو نے زخم دل کو اچھا ہونے بھی نہ دیا اور اس کے اندمال سے پہلے ہی اسے چھیل ڈالا اور ایمان واسلام کی جڑ کو مسمار کر دیا۔ تو نے ذریت محمدؐ کا خون بہایا ہے اور سردار عرب عبدالمطلب کی آل جو زمین کے ستارے تھے ان کے خون سے تو نے زمین کے ذروں کو رنگین کیا ہے۔ تو کہتا ہے:

لَیتَ　اَشْیَاخِیْ　بِبَدْرٍ　شَھِدُوْا
جَزْعَ　الْخَزْرَجِ　مِنْ　وَقْعِ　الْاَسَلِ

کاش! میرے وہ بزرگ زندہ ہوتے جنھوں نے نیزوں کی شدید مار کے وقت قبیلہ خزرج کی فریاد کا مشاہدہ کیا تھا۔

اے یزید! تو اپنے کافر بزرگوں کو پکار رہا ہے تو یاد رکھ۔ بہت ہی سرعت کے ساتھ تو اپنے ان بزرگوں کے پاس روانہ ہوگا اور اس وقت بڑی بے قراری کے ساتھ تو اس کی تمنا کرے گا کہ کاش تیرے ہاتھ شل ہوجاتے اور تو یہ گناہ عظیم نہیں کر سکتا۔ تیری زبان گنگ ہوتی اور یہ کفر تو اپنے منھ سے نہ بک سکتا۔

اَللّٰھمَّ خُذْ لَنَا بِحَقِّنَا وَ انْتَقِمْ مِمَّنْ ظَلَمَنَا وَاحْلِلْ غَضَبَکَ بِمَنْ سَفَکَ دِمَاءَ نَا وَقَتَلَ حُمَاتَنَا فَوَاللّٰہِ مَا فَرِیْتَ اِلَّا جِلْدَکَ وَلَا حَزَزْتَ اِلَّا لَحْمَکَ وَلَتَرِدَنَّ عَلیٰ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ بِمَا تَحَمَّلْتَ مِن سَفْکِ دِمَاءِ ذُرِّیَّتِہٖ وَ انْتَھَکْتَ مِنْ حُرْمَتِہٖ فِی عِتْرَتِہٖ وَ لُحْمَتِہٖ حَیثُ یَجْمَعُ اللّٰہُ شَمْلَھُمْ وَیَلُمُّ شَعْثَھُمْ وَیَاخُذُ بِحَقِّھِمْ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوا فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ

يُرْزَقُوْنَ وَكَفىٰ بِاللهِ حَاكِماً وَبِمُحَمَّدٍ ؐ خَصِيماً وَبِجِبْرَئِيلَ ظَهِيراً۔

اے خدائے برتر تو ہمارا حق حاصل فرما اور ہم پر ظلم کرنے والے سے ہمارا انتقام لے اور اپنے غضب وقہر کو اس پر نازل فرما جس نے ہمارے خون بہائے۔ ہمارے سرپرستوں اور حمایت کرنے والوں کو تہ تیغ کیا۔ اے یزید! خدا کی قسم تو نے صرف اپنی ہی کھال کاٹی ہے اور اپنا ہی گوشت قطع کیا ہے۔ یقینا تو عنقریب پیغمبرؐ خدا کی خدمت میں اس عظیم گناہ کا بار اٹھائے ہوئے حاضر ہوگا جو تو نے ان کی ذریت کا خون بہا کر کیا ہے اور ان کی قرابت وعترت کی حرمت کو برباد کرکے اس کا ارتکاب کیا ہے۔ وہی وہ جگہ ہے جہاں خدا آل محمدؐ کو جمع فرمائے گا اور یہ بکھری ہوئی ذریت رسول یکجا ہوگی اور خدائے عادل ان کا حق حاصل فرمائے گا جو لوگ خدا کی راہ میں قتل کردیئے جائیں ان کو مردہ نہ سمجھو۔ وہ زندہ ہیں اور خدا کی بارگاہ سے انھیں رزق ملتا ہے۔

اے یزید! خدائے عادل کی حکومت اور اس کا فیصلہ اور محمدؐ عربی کی تجھ سے بیزاری، ان کی نفرت ودشمنی اور فرشتہ وحی جبرئیل کی ہمارے لئے پشت پناہی قیامت کے دن تیرے مقابلہ میں بالکل کافی ہوگی۔

وَسَيَعْلَمُ مَنْ سَوَّىٰ لَكَ وَمَنْ مَكَّنَكَ مِنْ رِقَابِ الْمُسْلِمِينَ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلاً وَاَيُّكُمْ شَرٌّ مَكَاناً وَاَضْعَفُ جُنْداً وَلَئِنْ جَرَتْ عَلَيَّ الدَّوَاهِيَ مُخَاطَبَتَكَ اِنِّي لَاَ سْتَصْغِرُ قَدْرَكَ وَاسْتَعْظِمُ تَقْرِيْعَكَ وَاسْتَكْثِرُ تَوْبِيْخَكَ لٰكِنَّ الْعُيونَ عَبْرىٰ وَالصُّدورُ حَرىٰ! اَلاَ فَالْعَجَبُ كُلَّ الْعَجَبِ لِقَتْلِ حِزْبَ اللهِ النُّجَبَاءِ بِحِزْبِ الشَّيْطَانِ الطُّلَقَاءِ فَهٰذِهِ الْاَيْدِيْ تَنْطِفُ مِنْ دِمائِنَا وَالْاَفْوَاهُ تَتَحَلَّبُ مِنْ لُحُومِنَا وَتِلْكَ الْجُثَثُ الطَّوَاهِرُ الذَّوَاكِيْ تَنْتَابُهَا الْعَواسِلُ وتعْفِرُهَا اُمَّهَاتُ الْفَرَاعِلِ وَلَئِنِ اتَّخَذْتَنَا مَغْنَماً لَتَجِدُنَا وَشِيْكاً مَغْرَماً حِيْنَ لَا تَجِدُ اِلَّا مَا قَدَّمَتْ يَدَاكَ وَمَارَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ۔ فَاِلَى اللهِ الْمُشْتَكىٰ وَعَلَيهِ الْمُعَوَّلُ فَكِدْ كَيْدَكَ واسْعَ سَعْيَكَ وَنَاصِبْ جُهْدَكَ۔

اے یزید! عنقریب اس شخص کو جس نے تیرے لئے زمین ہموار کی اور تجھے مسلمانوں کی گردنوں پر مسلط کیا ہے یہ معلوم ہوجائے گا کہ ظالموں کو ان کے ظلم کا بدلہ بہت ہی برا ملتا ہے۔ ان کو یہ بھی معلوم ہوجائے گا کہ تم میں سے کس کا مقام برا ہے اور کس کے ساتھی ضعیف وکمزور ہیں۔ اور اگر چہ حوادث زمانہ سے مجبور ہوکر مجھے تجھ سے خطاب کرنا پڑا ہے لیکن میرے دل میں تیری کوئی قدر وعزت نہیں ہے اور تیری سرزنش کرنا اور تجھے تنبیہ کرنا میں بہت زیادہ ضروری جانتی ہوں ایسے حال میں کہ ہماری آنکھوں سے آنسو برس رہے ہیں اور میرے دل غم کی آگ سے دہکتے ہیں۔

اے یزید! کتنے تعجب اور حیرت کی بات ہے کہ شیطان کے گروہ نے جو اسلام میں بجبر واکراہ داخل ہوا تھا اور جو آزاد کردہ غلاموں پر مشتمل ہے۔ خدائے قدوس کی جماعت کو تہہ تیغ کرڈالا اور اس کے خون ناحق سے زمین کو رنگ ڈالا۔ اور اے یزید! اسی شیطانی اور طاغوتی گروہ ہی

کے ہاتھ ہیں جن سے ہمارے خون کی بوندیں ٹپک رہی ہیں اور اسی کے منھ ہیں جو ہمارے گوشت کو چبانے سے تر ہیں۔

اے یزید! تجھے ان پاک و پاکیزہ لاشوں کی کچھ خبر ہے جن کی جنگل کے درندے یکے بعد دیگرے زیارت کرتے ہیں اور جنھیں صحرائی جانور ''بجو'' خاک کے اندر چھپا رہا ہے۔ یزید! اگر آج تو ہم کو مال غنیمت سمجھتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ تجھے فائدہ حاصل ہوا ہے تو بہت ہی جلد ہم تیرے لئے ایک بڑا اعذات اور مصیبت بن جائیں گے۔ اور قرض ثابت ہوں گے جس کا چکانا تیرے لئے دشوار اور عذاب جان ہو جائے گا۔ اس روز جب تجھے صرف وہی حاصل ہوگا جو تو نے اس دنیا میں کیا ہے اور یہ یاد رکھ کہ خدائے عادل اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ ہم خدا کی بارگاہ میں تیری شکایت کرتے ہیں اور اسی پر ہمارا بھروسہ اور اعتماد ہے اور اسی کی ذات ہمارا آخری سہارا ہے۔ اے یزید! اپنی مکاری اور دھوکہ بازی کی تکمیل کرلے اور جتنی کوشش ممکن ہو اسے پورا کردے۔

فَوَاللّٰہِ لَا تَمْحُو ذِکْرَنَا وَلَا تُمِیْتُ وَحْیَنَا وَلَا تُدْرِکُ اَمَدَنَا وَلَا تَرْحَضُ عَنْکَ عَارُهَا وَهَلْ رَأْیُکَ اِلَّا فَنَدٌ وَ اَیَّامُکَ اِلَّا عَدَدٌ وَ جَمْعُکَ اِلَّا بَدَدٌ یَوْمَ یُنَادِیْ الْمُنَادِیْ اَ لَا لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الظَّالِمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الَّذِیْ خَتَمَ لِاَوَّلِنَا بِالسَّعَادَةِ وَالْمَغْفِرَةِ وَلِاٰخِرِنَا بِالشَّهَادَةِ وَالرَّحْمَةِ وَنَسْاَلُ اللّٰہَ اَنْ یُکْمِلَ الثَّوَابَ وَیُوْجِبَ لَهُمُ الْمَزِیْدَ وَیُحْسِنَ عَلَیْنَا الْخِلَافَةَ اِنَّہٗ رَحِیْمٌ وَدُوْدٌ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔

خدا کی قسم تو ہمارے ذکر کو نہ مٹا سکے گا اور نہ ہمارے پیغام کو فنا کر سکے گا اور نہ تیرے لئے ہماری انتہا تک رسائی حاصل کرنا ممکن ہوگا اور اس ننگ و عار کو بھی تو نہیں مٹا سکتا جو تیرے اعمال بد سے تجھے حاصل ہو چکا ہے۔

تیری عقل و تدبیر بے کار و عاجز ہے۔ تیرے دن اب بہت تھوڑے رہ گئے ہیں۔ تیرا جتھا پراگندہ ہو چکا ہے اور وہ دن تجھے یاد رکھنا چاہئے جب یہ نعرہ حق بلند ہوگا کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔

اے یزید! اس خدا کی حمد و ثنا جس نے ہمارے اول پر نیکیوں کو کامل کر دیا اور ہمارے آخر پر شہادت اور رحمت کی برکتیں تمام فرما دیں اور ہم خدا کی بارگاہ میں دست بدعا ہیں کہ وہ ان کے ثواب کو پوری طرح کامل فرما کر ہر روز اس میں اضافہ کرے اور ہمارے ان سرپرستوں کی جدائی کے بعد اللہ ہمیں اپنے دامنِ رحمت میں جگہ عنایت فرمائے کیونکہ وہ رحیم اور اپنے بندوں کا بہترین سرپرست اور ان پر بے حد مہربان ہے۔ ہمارا خدا ہمارے لئے پوری طرح کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔

خاتون کربلا نے اپنے ایک ایک لفظ سے حق کے چراغ جلا دیئے اور کفر و الحاد اور نفاق و شقاق کے پرخچے اُڑا دیئے۔ انھوں نے بھوک پیاس میں اور مصائب کے طوفان کے سرکش موجوں میں ڈوب کر بھی بہادری، اطمینان قلب، حاضر دماغی، توکل اور صبر کی وہ مثال پیش کی جو اپنی آپ ہی مثال ہے۔

۞۞۞